بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تدفین کے متعلق وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک خطیب صاحب نے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی خصوصیات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ : "اللہ پاک کے نبیوں کا جس جگہ وصال ہوتا ہے، انہیں اسی مقام پر دفن کیا جاتا ہے۔ "جبکہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا جسم مبارک مصر سے فلسطین منتقل کیا گیا تھا، لہذا رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ بات درست ہے یا نہیں؟

جواب

حدیثِ پاک میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ : "اللہ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا وصال جس جگہ ہوتا ہے، انہیں وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ "لہذا یہ بات حق اور سچ ہے۔ اور جہاں تک حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک جسم کی منتقلی کا معاملہ ہے، تو اس کے علمائے کرام نے درج ذیل جوابات دیئے ہیں، مثلا :

(الف) اول تو جسم مبارک کی منتقلی والی بات اسرائیلی روایات میں سے ہے، کسی مستند ذریعے سے ثابت نہیں، اور جو صحیح روایت ہے کہ ہر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا جہاں وصال ہوتا ہے، وہیں ان کی تدفین ہوتی ہے، اس کے برخلاف ہے، اس لیے قابل تسلیم نہیں۔

(ب) اور اگر یہ بات ثابت بھی ہو تو پھر یہ کہا جائے گا کہ عمومی قاعدہ تو یہی ہے کہ جس نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا جہاں وصال ہوتا ہے، ان کی تدفین وہیں ہوتی ہے، لیکن حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تبارک و تعالی نے اس معاملے سے مستثنیٰ رکھا ہے۔

(ج) اور اس میں حکمت یہ ہے کہ، حدیث پاک کے مطابق ہر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو جہاں تدفین پسند ہوتی، وہیں پر ان کا وصال ہوتا، پس حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو یہی پسند تھا کہ اولا آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی تدفین مصر میں ہو، اور پھر اس کے بعد کوئی آپ کو منتقل کرنا چاہے تو منتقل کر دے، اس لیے آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا وصال مصر میں ہی ہوا، اور وہیں تدفین بھی ہوئی، اور پھر ایک عرصے کے بعد وہاں سے منتقلی بھی ہو گئی۔

کنزالعمال میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیثِ پاک ہے "ما مات نبي إلا دفن حيث يقبض "ترجمہ : کسی بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا وصال نہیں ہوا مگر ان کو وہیں تدفن ہوئی، جہاں ان کی روح قبض ہوئی۔ (کنز العمال، جلد 11، صفحہ 475، حدیث 32238، مؤسسۃ الرسالۃ)

مشکاۃ المصابیح میں ہے "قال أبو بکر: سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شیئا، قال: ما قبض اللہ نبیا إلا في الموضع الذي یحب أن یدفن فیه" ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ پاک نے کسی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی روح قبض نہ فرمائی مگر اُس جگہ جہاں ان کو دفن ہونا پسند تھا۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 1681، حدیث 5963، المکتب الاسلامی)

فتاوی تاج الشریعہ میں ہے "جہاں انتقال ہو وہیں دفن کرنا انبیائے کرام کی خصوصیات سے ہے۔" (فتاوی تاج الشریعہ، جلد 4، صفحہ 521، مطبوعہ: بریلی شریف)

عمدۃ القاری میں علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وقیل: إنما طلب الدنو لأن النبي یدفن حیث یموت ولا ینقل. قیل: فیه نظر، لأن موسى قد نقل یوسف علیهما السلام، إلى بلد إبراهیم الخلیل علیه السلام، قلت: وفیه نظر، لأن موسى ما نقله إلا بالوحي، فكان ذاك مخصوصا به" ترجمہ: کہا گیا ہے کہ حضرت سیدنا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بوقت وصال ارضِ مقدس سے قریب ہونا اس لئے طلب کیا کہ کسی بھی علیہ الصلوۃ نبی کی جہاں وفات ہوتی ہے، انہیں وہیں دفن کیا جاتا ہے، اور وہاں سے منتقل نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس پر یہ کہا گیا ہے کہ: یہ بات محلِ نظر ہے (یعنی اس پر اعتراض ہوتا ہے)، کیونکہ حضرت سیدنا موسیٰ نے خود حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو (مصر سے) منتقل کر کے حضرت ابراہیم خلیل اللہ، علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے شہر (فلسطین) پہنچایا تھا۔ میں (علامہ عینی) کہتا ہوں کہ: یہ اعتراض بھی درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت موسیٰ نے انہیں (حضرت یوسف علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو) صرف وحیِ الٰہی کے ذریعے ہی منتقل کیا تھا، لہٰذا یہ معاملہ انہی (حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ و السلام) کے ساتھ مخصوص تھا۔" (عمدۃ القاری، جلد 8، صفحہ 149، مطبوعہ: بیروت)

فیض القدیر میں علامہ عبد الرؤوف مناوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "إکراما له حیث لم یفعل به إلا ما یحبه ولا ینافیه نقل موسى لیوسف من مصر إلى آبائه بفلسطین لاحتمال أن محبة یوسف لدفنه بمصر مؤقتة بقصد من ینقله ویمیل إلیه" ترجمہ: (جہاں انتقال ہو وہیں تدفین ہونا) یہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اکرام و عزت کے لئے ہے کہ ان کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو انہیں پسند ہو، نیز یہ حدیث حضرت موسی کا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو مصر سے فلسطین، اُن کے آباء کی طرف منتقل کرنے کے منافی نہیں، کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر میں دفن ہونا، ایک مخصوص وقت تک کے لیے پسند ہو یعنی جب تک کہ کوئی ان کو ان کو وہاں سے منتقل کرنے کا ارادہ نہ کرے اور اس میں رغبت اختیار نہ کرے۔ (فیض القدیر، جلد 5، صفحہ 459، المکتبۃ التجاریۃ، مصر)

شرح الزرقانی علی الموطا میں ہے "ولذا سأل موسى ربه عند موته أن یدنیه من الأرض المقدسة، لأنه لا یمکن نقله إلیها بعد موته.. فهذا من خصائص الأنبیاء کما ذکره غیر واحد. قال ابن العربي، وهذا الحدیث یرد قول الإسرائیلیة أن یوسف نقله موسى من مصر إلى آبائه بفلسطین، إلا أن یکون ذلك مستثنى إن صح، أي ویکون محبة یوسف لدفنه بمصر موقتة بقصد من ینقله" ترجمہ: اسی وجہ سے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے بوقتِ وفاتِ ظاہری، رب عزوجل سے دعا کی کہ انہیں ارضِ مقدس

کے قریب کردے، کیونکہ وفات کے بعد منتقل کرنا ممکن نہ تھا۔ تو یہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے خصائص میں سے ہے جیسا کہ کئی علماء نے اسے ذکر کیا ہے۔ امام ابن العربی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اور یہ حدیث (کہ جہاں ان کا وصال ہو، وہیں تدفین ہوتی ہے) اسرائیلیہ کی اس بات کو ردّ کرتی ہے، کہ حضرت موسی نے حضرت یوسف علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو مصر سے فلسطین اُن کے آباء کی طرف منتقل کیا، لیکن اگر وہ بات درست ہے، تو وہ اس سے مستثنی ہے، یعنی حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی مصر میں دفن ہونے کی پسند اس شخص کے قصد کے ساتھ موقت ہوگی جو انہیں منتقل کرے۔ (شرح الزرقانی علی الموطأ، جلد2، صفحہ95، مطبوعہ: القاھرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4643

تاریخ اجراء: 25 رجب المرجب 1447ھ/15 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net